قادیانیوں کے رد میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے تین معرکۃ الآراء رسائل

مفت سلسلہ اشاعت 107

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الصّلوٰۃ و السّلام علیک یا رسُولَ اللہ ﷺ

نام کتاب : ردقادیانیت

مصنف : امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

ضخامت : ۷۲ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

سن اشاعت : نومبر 2002ء

مفت سلسلہ اشاعت : ۱۰۷

☆☆ناشر☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000 فون: 2439799

زیرِ نظر کتابچہ "جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ مفت اشاعت کی 107 ویں کڑی ہے۔ یہ کتابچہ دراصل ردقادیانیت کے موضوع پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے تین شہرۂ آفاق رسائل کا مجموعہ ہے جن میں سے پہلا رسالہ السوء و العقاب علی المسیح الکذاب ہے جبکہ دوسرا قھر الدیانی علی مرتد بقادیان اور تیسرا الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی ہے اس کے ساتھ ہی ایک مختصر سا رسالہ اور بھی شامل اشاعت ہے جس میں قادیانیوں کے عقائد اور ان کی تاریخ مختصر طور پر درج ہے۔ امید ہے ہماری دیگر مطبوعات کی طرح یہ اشاعت بھی قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔

رسالہ

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

۱۳۲۰

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ، کوچہ ٹنڈا شاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہٖ سبحانہٗ، مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے دراں حالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر جمیع عقاید کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علیٰ رؤس الاشہاد ضروریاتِ دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجل مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے اولادِ صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا (بیان کرکے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

خلاصہ جواباتِ امرتسر

(۱) شخص مذکور بباعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ

زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں،

ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ عورت شخص کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے۔ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی

(۳) لاریب فی ارتداد من نسب المسمریزم الذی ہو من اقسام السحر الی الانبیاء علیہم السلام واہان روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وادعی النبوۃ وغیرہا من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمۃ لاشک فی فسخہ لکن لہا المہر والاولاد الصغار۔

ابوالحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ

بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیا علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسےٰ بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلا شک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ہے۔ ابوالحسن غلام مصطفےٰ عفی عنہ (ت)

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ

(۵) آنچہ علمائے کرام از عرب وہند وپنجاب در تکفیر مرزا قادیانی ومعتقدان وے فتویٰ دادہ اند ثابت وصحیح ست قادیانی خود را نبی ومرسل یزدانی قرار میدہد و توہین وتحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وانکار معجزات شیوہ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزاست)۔

احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبد الغنی

علمائے عرب وہند وپنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح وثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی ورسول یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے)، حقیر عبد اللہ العلی واعظ محمد عبد الغنی۔ (ت)

(۶) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۷) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعیِ نبوت ورسالت ہے (نقل عباراتِ کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابوالوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۸) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریاتِ دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی، چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اُس نے صراحۃً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں، لہٰذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولادِ صغار والدہ کے حق سے نکل جاتی ہے پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہئے اور مہر معجل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہئے۔

ابو تراب محمد عبد الحق بازار صابونیاں۔

(۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔ صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف۔

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت ورسالت کا دعویٰ اور ضروریاتِ دین کا انکار بیشک کفر وارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ

از جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب امرتسری بنام سامی حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد وبدعات دافع جہالت وضلالات مفخر العلماء الحنفیۃ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیۃ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ تحفہ تحیات وتسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتور وفساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی بہ ہیچ صورتے در چنگ علما آں شہری رہزن دین اسلام نمی آید اکنوں ایں واقعہ درخانہ

بخدمت شریف جناب فیض مآب، قامع فساد وبدعات، جہالت وگمراہی کو دفع کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے سلام وتحیت مسنونہ پیش ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور وفساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ حنفی شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت

ایک شخص حنفی شد کہ زنِ مسلمہ در عقد شخصے بودہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از وے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانۂ پدر رسید لہٰذا برائے آں و برائے سد آیندہ و تنبیہ مرزائیاں فتوی ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بمہر و دستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعثِ افتخار باشد سفیر از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیارپوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا نزد وے فرستادم مشارالیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتوی دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن ازیں جہت مردمان بلدہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام و المسلمین۔ الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔	تھی وہ شخص مرزائی ہوگیا اس کی مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سُن کر اس سے علیحدگی اختیار کرکے اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہٰذا اس واقعہ اور آئندہ سدِ باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتوٰی طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعثِ افتخار ہوگا۔ ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیارپوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہُوا ہے میں نے یہ فتوٰی اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ دستخط کردے تو اس نے کہا اگر میں اس فتوٰی پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہوجائیں گے اس کے منہ میں خاک ہو، اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بدظن ہوگئے ہیں، مزید کیا لکھوں، اللہ تعالٰی آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزاء عطا فرمائے، الملتمس گناہ گار بندہ واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر کٹرہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔ (ت)

الجواب

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علٰی من لانبی بعدہٗ وعلٰی اٰلہ و صحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطٰن و اعوذبک رب ان یحضرون۔	تمام تعریفیں اللہ وحدہٗ لاشریک کے لئے ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی آل و اصحاب پر جو عزّت وکرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی بدگوئیوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں انکے حاضر ہونے سے۔ (ت)

اللہ عزّوجل دینِ حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثیلِ مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر۔ت)

فقیر کو بھی اس دعوٰی سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح و مثیل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجّال علیہ اللعن والنکال پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولدِ اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالٰی نے لکھا اور بنامِ تاریخی الصارم الربانی علٰی اسراف القادیانی مسمّٰی کیا، یہ رسالہ حامیِ سُنن، ماحیِ فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی صینت عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، بحمد اللہ تعالٰی اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عزّوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہہتم نے جو اقوالِ ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشانِ صفحات نقل کئے مثیلِ مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت ونجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکارِ ضروریاتِ دین اور بوجوہِ کثیرہ کفر وارتداد مبین ہے فقیر ان میں بعض کی اجمالی تفصیل کرے:

کفرِ اوّل: مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے: "میں احمد ہوں جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے"[1]۔ آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسٰی بن مریم رُوح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزّوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سُناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادعا ہُوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفرِ دوم: توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ "میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے"[2]۔

---

[1] لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایّھا المسلمون (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو!۔ت) سیّد المحدثین، امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں کہ انھیں کے (باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] و [2] توضیح المرام　　مطبوعہ ریاض الہند امرتسر　　ص ۱۶

کفر سوم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے: "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"[1]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

واسطہ حدیث محدثین آئی انھیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منھم احد فانہ عمر بن الخطاب۔[2] رواہ احمد والبخاری عن ابی ھریرۃ واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراستِ صادقہ و الہام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا:

لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔[3] رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ (اسے احمد و ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین (خبردار! جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ ت) والعیاذ باللہ رب العلمین۔

۱؎ دافع البلاء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ص ۲۶
۲؎ صحیح البخاری مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۲۱
جامع الترمذی " " " امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۲۱۰
۳؎ صحیح البخاری " " " قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۲۰
المستدرک للحاکم معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/ ۸۵
جامع الترمذی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۹

کفر چہارم: مجیب پنجم نے نقل کیا "ونیز میگوید کہ خدائے تعالٰی نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔" ان اقوال خبیثہ میں اوّلاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیۂ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسٰی روح اللہ علیہ الصلوۃ والسلام پر افترا کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً اللہ عزوجل پر افترا کیا کہ اس نے عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون۔[1] بیشک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے:

انما یفتری الکذب الذین لایؤمنون۔[2] ایسے افترا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالٰی نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا، فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون۔[3]

خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیحہ ہے اور وہ باجماعِ قطعی کفرِ صریح ہے، فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ[4] خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوص کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

۱؎ القرآن الکریم ۱۶/ ۱۱۶
۲؎ " " ۱۶/ ۱۰۵
۳؎ " " ۲/ ۷۹

تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا اُن کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرضِ اجل وجزءِ ایقان ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وُہ بھی، کافر ہونے میں شک و تردّد کو راہ دے وہ بھی کافر بیّن الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم وسوم میں شاید وہ یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبر دار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

اوّلاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سُنی جاتی، فتاوٰی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہے:

واللفظ للعمادی لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر[2]

یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبانِ فارسی کہے میں پیغمبر ہُوں اور مراد یہ لے کر میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہُوں کافر ہو جائے گا۔

امام قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:

قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمہما اللہ تعالٰی فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ فقال فعل اللہ برسول اللہ کذا و ذکر کلاما قبیحا، فقیل لہ ماتقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمٰن للذی سألہ اشھد علیہ وانا شریکک یرید ف

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالٰی سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمنِ خدا! تُو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور

[1] القرآن الکریم ۳۳/۴۰
[2] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۳

قتلہ و ثواب ذٰلک، قال جبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل[1]

اس پر جو ثواب ملے گا اس میں مَیں تمہارا شریک ہُوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں) امام جبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعوٰی مسموع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فانہ ارسل من عند الحق وسلط علی الخلق تاویلا للرسالۃ العرفیۃ بالارادۃ اللغویۃ وھو مردود عند القواعد الشرعیۃ[2]

یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعدِ شرع کے نزدیک مردود ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

ھذا حقیقۃ معنی الارسال وھذا مما لا شک فی معناہ وانکارہ مکابرۃ لکنہ لا یقبل من قائلہ ادعاؤہ انہ مرادہ لبعدہ غایۃ البعد وصرف اللفظ عن ظاھرہ لا یقبل کما لو قال انت طالق قال اردت محلولۃ غیر مربوطۃ لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا اھ ملتقطا۔[3]

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلاشک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل کا ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دُور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تُو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تُو کھلی ہُوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق "کشادہ" کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ ؎

دنداں تو جملہ در دہانند   چشمان تو زیر ابروانند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ ت)

[1] الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰی القسم الرابع الباب الاول مطبع شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۰۹
[2] شرح الشفاء لملا علی قاری مع نسیم الریاض " دار الفکر بیروت ۴/۳۴۳
[3] نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض " " "

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محلِ مدح میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہینِ غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے، یا خدا نے براہینِ احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا۔ اور شک نہیں کہ وہ معنیٔ لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں، اللہ نے انھیں عدم سے جو نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں: ؎

۱	کل یوم ھو فی شان بخواں	مرورا بیکار و بے فعلے مداں
۲	کمتریں کارش کہ ہر روز ست آں	کو سہ لشکر روانہ میکند
۳	لشکرے زاصلاب سوئے امہات	بہرآں تا در رحم روید نبات
۴	لشکرے زارحام سوئے خاکداں	تا ز نر و مادہ پر گردد جہاں
۵	لشکرے از خاکداں سوئے اجل	تا بہ بیند ہر کسے حسن عمل[1]

((۱) روزانہ اللہ تعالٰی اپنی شان میں، پڑھ، اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ (۲) اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے (۳) ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے (۴) ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف تاکہ نر و مادہ سے جہان کو پُر فرمائے (۵) ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ت)

حق عزوجل فرماتا ہے:

فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم[2]

ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹڈی اور مینڈک اور جوں اور کُتّے اور سور سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت،

---

[1] المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ در یارے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص ۷۹

[2] القرآن الکریم ۷/ ۱۳۳

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں: ؎

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم ۔۔۔ باشما نامحرماں ما خامشیم[1]

(ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں۔ت)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم[2]

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمھاری سمجھ میں نہیں آتی۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من شیئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ او فسقۃ الجن والانس[3]۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وصححہ خاتم الحفاظ۔

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں یعلی بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔ت)

حق سبحانہ، تعالٰی فرماتا ہے:

فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتك من سبا بنبا یقین[4]

کچھ دیر ٹھہر کر ہُدہُد بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمتِ عالی میں ملکِ سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من صباح ولا رواح الا و بقاع الارض ینادی بعضھا بعضا، یا جارۃ ھل مر بك الیوم عبد صالح صلی علیك او ذکر اللہ؟

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر

---

[1] المثنوی المعنوی حکایت مارگیرے کہ اژدہائے افسردہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص ۲۷

[2] القرآن الکریم ۱۷/ ۴۴

[3] المعجم الکبیر حدیث ۶۷۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/ ۲۶۲
الجامع الصغیر " ۸۰۴۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت الجزء الثانی ص ۴۹۲

[4] القرآن الکریم ۲۷/ ۲۲

فان قالت نعم رأت ان لها بذلك فضلا[1] رواه الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

نماز پڑھی یا ذکرالٰہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پُوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے (اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر بُت پرست کافر، ہر ریچھ بندر، ہر کُتّے سور کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا؟ ہرگز نہیں۔ تو صاف روشن ہُوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی عُرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

وبعبارۃ اخری معنی کے چار ہی قسم ہیں: لغوی، شرعی، عُرفی عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہٖ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یُوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ و خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک بھی نہیں، مگر حاش للہ! ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح باد ہشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہوسکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کرکے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعوٰی کرے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سور کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہئے کوئی مناسبت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں معہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے:

قدت قادیۃ جاء قوم قد اقحموا من البادیۃ والفرس قد یا نا اسرع[1]

قوم جلدی میں آئی، قدت قادیۃ کا ایک معنی قدت من البادیۃ یا قدت الفرس جنگل سے آیا یا گھوڑے کو تیز کیا۔ (ت)

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وُہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہوسکتی ہے، حاشا و کلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یُوں اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دین و دُنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کرلیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا، اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ جزر و انکار ہے۔ لوگ بیعنامے لکھ کر رجسٹری کراکر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الٰی غیر ذٰلک من فسادات لاتحصٰی (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ت) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل نہ سُنیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کرلیں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انھیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں وللہ الحمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خود ان کا رب جل وعلا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے:

قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم[2]

ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد۔

والعیاذ باللہ تعالٰی رب العالمین۔

ثالثاً کفر چہارم میں اُمتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[3]

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۵۶۶ مکتبۃ المعارف الریاض ۱/۳۳۶

[1] القاموس المحیط باب الواو فصل القاف مصطفی البابی مصر ۴/۳۷۹

[2] القرآن الکریم ۹/۶۶

[3] " ۳۳/۴۰

(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع امت مرحومہ مرتد و کافر ہُوا۔ سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلٰثون دجّالون کذّابون کلھم یزعم انہ نبی تیس دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[1] حالانکہ میں خاتم النبیین ہُوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اٰمنت اٰمنت صلی اللہ تعالٰی علیك وسلم (میں ایمان لایا میں ایمان لایا اللہ تعالٰی آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے۔ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیلِ مسیح ہے مسیحِ صدق بلکہ مسیحِ دجّال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

کفر پنجم : دافع البلاء ص ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔[2]

کفر ششم : اسی رسالہ کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے : ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے[3]

کفر ہفتم : اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے "میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں"۔ یہ ادعا بھی باجماع قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتوٰی مسمّٰی بہ سماد الرفضۃ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام امام ابن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولٰی نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماعِ مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے، ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے :

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من	یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ

[1] جامع الترمذی ابواب الفتن باب لاتقوم الساعۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۴۵
مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۵/۳۹۶
[2] دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۳۰
[3] " " " "

الشرع بالضرورۃ[1]	یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

کفر ہفتم میں ایسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں) بہ تقدیم با ہے یعنی بھنگی ذرکنار کہ خود ان کے تو لالہ گرو کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہُوا ہی چاہُوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ اُنھوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم : ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالٰی بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے : "اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابنِ مریم سے کم نہ رہتا"[2]۔ یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہُوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے۔ اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا،

اذ قال اللہ یٰعیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیك وعلٰی والدتك، اذ ایدتك بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا ج واذ علمتك الکتٰب والحکمۃ والتورٰۃ والانجیل ج واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرًا باذنی وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی ج واذ تخرج الموتٰی باذنی ج واذ کففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتھم بالبینٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھٰذا الا سحر مبین[3] ہ	جب فرمایا اللہ سبحانہٗ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اُوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک رُوح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وُہ پرند ہوجاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مُردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو

تجھ سے روکا جب تُو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو اُن میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھُلا جادو۔ مسمریزم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہُوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں، ایسے ہی

[1] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب مایستحب للعالم الخ دار الکتاب العربی بیروت ۱/۲۱۴
[2] ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۱۱۶
[3] القرآن الکریم ۵/۱۱۰

مکروں کے خیالِ ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار رد فرمادیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:

انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر[1] الآیۃ۔ — میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزہ لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مُردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔

اور اس کے بعد فرمایا:

ان فی ذلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین[2] — بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکرر فرمایا:

جئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ و اطیعون[3] — میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو عیسٰی کے رب کی نہ مانے وہ عیسٰی کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اُسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سمجھی کرتے ہیں ع

کس نگوید کہ دوغ من ترش ست
(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔ ت)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر ہے کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ:

تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض[4] — یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

---

[1] القرآن الکریم ۳/۴۹
[2] " ۳/۴۹
[3] " ۳/۵۰
[4] " ۲/۲۵۳

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا:

و اٰتینا عیسی ابن مریم البیّنٰت و ایّدنٰہ بروح القدس[1] — اور ہم نے عیسٰی بن مریم کو معجزے دیئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصبِ اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ دہی نبی پر اپنی تفضیل ہے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تعبیر کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کا ملعون کفر شتم میں یہ تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر تحقیر میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۲۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا: "بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے"[2]۔

انا للہ و انا الیہ راجعون، الا لعنۃ اللہ علیٰ اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ انبیائہ وبارک وسلم — ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام (ت)

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف و شروح شفاء و سیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی و روضہ امام نووی و وجیز امام کردری و اعلام امام ابن حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن اور باطنی بلکہ دینی استقامت نہ کوئی استقامت بلکہ نفس دین میں کم نہ کہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ وقابلہ (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی و رسالت و نبوت درکنار اس عبد اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ وصلوٰۃ اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ و اعدّ لھم عذابا مھینا[3] — بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

---

[1] القرآن الکریم ۲/۲۵۳
[2] ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۱۱۶
[3] القرآن الکریم ۳۳/۵۷

کفر دہم: ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے: "ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے۔"[1] یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوامِ کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عزت عزجلالہٗ نے یوں ہی تو بیان فرمایا:

كذبت قوم نوح المرسلين[2] ۝ كذبت عاد المرسلين[3] ۝ كذبت ثمود المرسلين[4] ۝ كذبت قوم لوط المرسلين[5] ۝ كذب اصحٰب الايكة المرسلين[6]

نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ (ت)

ائمہ کرام فرماتے ہیں: جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہو جانا، شفا شریف میں ہے:

من دان بالوحدانية وصحة النبوة و نبوة نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولكن جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى فى ذلك المصلحة بزعمه او لم يدعها فهو كافر باجماع[7]

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

عہ یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں بانکتا رہتا ہے اور بعنایت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شانِ نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ ایتھم بعلم۔

---

[1] ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۲۳۴
[2] القرآن الکریم ۲۶/۱۰۵ [3] القرآن الکریم ۲۶/۱۲۳
[4] 〃 ۲۶/۱۴۱ [5] 〃 ۲۶/۱۶۰
[6] 〃 ۲۶/۱۷۶
[7] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ھو من المقالات مکتبہ شرکۃ صحافیۃ فی بلاد العثمانیۃ ۲/۲۶۹

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے ——— دیکھو قومِ نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قومِ نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی۔ عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قومِ لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بنایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا،

فلعن الله من كذب احدا من انبيائه وصلى الله تعالىٰ على انبيائه ورسله والمؤمنين بهم اجمعين وجعلنا منهم وحشرنا فيهم وادخلنا معهم دار النعيم بجاههم عنده وبرحمته بهم ورحمتهم بنا انه ارحم الراحمين والحمد لله رب العلمين۔

اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور انکی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم و رحمٰن ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کیلئے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ (ت)

طبرانی معجم کبیر میں دَبْر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی اشهد عدد تراب الدنيا ان مسيلمة كذاب[1]

بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانۂ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشهد معك يا رسول الله (یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا بعدد دانہائے ریگ و ستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سمٰوات و ارض و حاملانِ عرش گواہ ہیں اور خود عرشِ عظیم کا مالک گواہ ہے وكفى بالله شهيدا[2] (اور اللہ کافی ہے گواہ۔ ت) کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد ناپاک ہے ———

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۴۱۲ از دبر بن مشہر الحنفی المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/۱۵۴
[2] القرآن الکریم ۴۸/۲۸

اگر[عـہ] اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وُہ یقیناً کافر اور جو اس کے اُن اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وُہ بھی کافر ندوہ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اوّل و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چُون وچرا کریں تو وہ بھی کافر، وُہ اراکین بھی کفار مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفرو کھُلے ارتداد دیکھتے سُنتے پھر مرزا کو امام وپیشوا ومقبولِ خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مُرتد ہیں سب مستحقِ نار۔

شفاء شریف میں ہے:

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شك[1]۔

یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

شفاء شریف نیز فتاوٰی بزازیہ و درر وغرر و فتاوٰی خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[2]

جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام کفر کرے وُہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ و درمختار و عالمگیری وغرر وملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

صاحب الھوٰی ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد[3]

بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ (ت)

فتاوٰی ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاوٰی ہندیہ میں ہے:

عـہ: یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہہ وُہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲۔

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات مکتبہ شرکتہ صحافیہ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۷۱
[2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶
[3] " فصل فی وصایا الذمی وغیرہ " " " ۲/۳۳۳

ھٰؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین[1]۔

یہ لوگ دینِ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام وتوبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولدالزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر وسائر ہیں،

فی الدرالمختار عن غنیۃ ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا[2]۔

درمختار میں غنیۃ ذوالاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کردیتا ہے اس کی اولاد ولدالزنا ہے (ت)

اور عورت کا کُل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوتِ صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دَین کو ساقط نہیں کرتا،

فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فئ بعد قضاء دین ردتہ[3]۔

تنویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دَور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔ (ت)

اور معجل تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل وُہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحالِ ارتداد ہی مرجائے یا دارالحرب کو چلا جائے اور حاکمِ شرع حکم فرمادے کہ وُہ دارالحرب سے ملحق ہوگیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہوجائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدر ان حکم القاضی بلحاقہ حل دینہ[4] فی ردالمحتار لانہ باللحاق صار من اھل الحرب وھم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت، الا

درمختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دارالحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دَین لوگوں کو حلال ہے، ردالمحتار میں ہے کیونکہ دارالحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہوگیا اور حربی اسلام کے احکام میں مُردہ

---

[1] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۴
[2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۹
[3] " " " " "
[4] " " " " "

انه لایستقر لحاقه الا بالقضاء لاحتمال العود، واذا تقرر موته تثبت الاحکام المتعلقة به کما ذکر نہر۔[1]

کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہوگئی تو موت سے متعلقہ تمام احکام نافذ ہوجائیں گے جیسا کہ نہر نے ذکر کیا۔ (ت)

اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی،

حذرا علی دینہم الاتری انہم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان کانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیه التخلق بسیرھا الذمیمة فما ظنك بالاب المرتد والعیاذ باللہ تعالٰی، قال فی ردالمحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد یبقی عندھا الٰی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیه من تعلمه منہا ما تفعله فکذا الفاجرة الخ[2] وانت تعلم الولد لایحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلك عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیه ویجب النزع منه و انما احوجنا الٰی ھذا الان الملك لیس بید الاسلام والّا[ع] فالسلطان این یبقی

نابالغ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہا نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والعیاذ باللہ تعالٰی۔ ردالمحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہوجائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ، اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو اسکے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کرلینا ضروری ہے، اور

ع فان سلطان الاسلام مامور بقتله لایجوز له ابقاؤہ بعد ثلثة ایام ۱۲ منه۔

ع کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] ردالمحتار باب المرتد داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۰۰

[2] ردالمحتار باب الحضانة داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۶۳۴

المرتد حتی یبحث عن حضانته الاتری الٰی قولہم لاحضانة لمرتدة لانہا تضرب و تحبس کل یوم فانی تتفرغ للحضانة فاذا کان ھذا فی المحبوس فما ظنك بالمقتول ولکن انا للہ وانا الیه راجعون ولاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم۔

ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کو حق پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہوسکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالٰی کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم۔ (ت)

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہوجائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دارالحرب کو چلاگیا تو باطل ہوجائیں گے،

فی الدرالمختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وھی خمس النکاح والذبیحة والصید والشہادة والارث ویتوقف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة وھو المفاوضة، اوولایة متعدیة وھو التصرف علی ولدہ الصغیر، ان اسلم نفذ وان ھلك اولحق بدارالحرب وحکم بلحاقه بطل[1] اھ مختصرا نسأل اللہ الثبات علی الایمان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلیه التکلان ولاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا و مولانا و اٰله وصحبه اجمعین، اٰمین

درمختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہوگیا تو موقوف امور نافذ ہوجائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مرگیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے لحوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہوجائیں گے اھ مختصراً، ہم اللہ تعالٰی سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعاگو ہیں، ہمیں اللہ تعالٰی کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسا ہے، لاحول

---

[1] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۹

والله تعالیٰ اعلم۔

ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا وآلہ وصحبہ اجمعین، آمین۔
واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

محمد وصی احمد
ناصر دین

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدٍ المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

رسالہ

قہر الدّیّان علی مرتدٍّ بقادیان

۱۳۲۳ھ

(قادیانی مُرتد پر قہرِ خداوندی)

الحمد للہ وکفیٰ، سمع اللہ لمن دعا، لیس وراء اللہ منتہی، ان ربی لطیف لما یشاء، صلوات العلی الاعلیٰ، وتسلیماتہ المنزھۃ عن الانتھاء، وبرکاتہ التی تنمی وتنمیٰ، علی خاتم النبیین جمیعا، فمن تنبأ بعدہ تاما او ناقصا، فقد کفر وغویٰ۔ اللہ اکبر علیٰ من عاث وعتا، وتمرد وعصیٰ، ووقع فی ھوۃ ھواہ ھویٰ، اللھم اجرنا من ان نذل ونخزیٰ، او نزل ونشقیٰ، ربنا وانصرنا بنصرک علیٰ من طغیٰ وبغیٰ،

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، دعا کرنے والے کیلئے کفایت فرماتا اور سنتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی منتہی نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے لطف فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صلوٰتیں، تسلیمات اور برکتیں جو بڑھتی ہیں اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر، تو جو آپ کے بعد تام یا ناقص نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور گمراہ۔ اللہ تعالیٰ ہر سرکش باغی کیلئے نافرمان اور اپنی خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب وبلند ہے۔ اے باری تعالیٰ! ہمیں ذلت، رسوائی پھسلنے اور بدبختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہماری اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سرکش اور

وضل واضل عن سبیل الاهتداء ۔ صل علی المولٰی و اٰلہ وصحبہ ابد الاباد، واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ احدا صمدا، وان محمدا عبدہ ورسولہ بالحق ودین الھدٰی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ دائما سرمدا ۔

جو بھی گمراہ ہوا اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان سب کے خلاف، اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر اور ان کی آل واصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک، احد صمد ہے اور یہ کہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا دین ہدایت ہے۔ اللہ تعالٰی کی رحمت نازل ہو آپ پر اور ان کے آل واصحاب پر دائمی (ت)

اللہ اکبر علٰی من عتا وتکبر

(اللہ تعالٰی ہر سرکش اور متکبر پر غالب و بلند ہے ۔ ت)

مدتے ایں مثنوی تاخیر شد ۔۔۔ مہلتے بایست تا خوں شیر شد

(اس مثنوی کو ایک مدت تاخیر ہوئی، خون کے دودھ بننے کے لئے مدت چاہئے ۔ ت)

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، رسالہ ماہواری ردِّ قادیانی کی ابتداء حکمتِ الٰہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان محض اس کے مرید ہو آئے، مسلمانوں نے حسبِ حکمِ شرع شریف اُن سے میل جول، ارتباط، سلام کلام یک لخت ترک کردیا، دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یا العذاب الادنٰی دون العذاب الاکبر[1] (بڑے عذاب سے قبل دنیا کا چھوٹا عذاب) چکھا، مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی میں کوئی کمی نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغز حکومت ایسی لغویات کو کب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، مسلمان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنکہ ع

دست بگیرد سرِ شمشیر تیز

(تیز تلوار کا سرا ہاتھ میں پکڑا ۔ ت)

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائدِ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ

[1] القرآن الکریم ۳۲/ ۲۱

بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود وہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملانوں کو بلالیں اور اس میں علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ بدزبانی واکاذیبِ بہتانی وکلماتِ شیطانی کا اٹھا نہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہٖ تعالٰی خود مرزا کے حق میں کالباحث عن حتفہ بظلفہ (اس کی طرح جو اپنی موت اپنے کُھر سے کرید کر نکالے) سے کم نہ تھی ؎

ست باز و بجہل میفگند ۔۔۔ پنجہ بامرد آہنیں چنگال

(ہر فاہم وجاہل کو چھیڑا، آہنی پنجے والے مرد سے پنجہ آزمائی کی ۔ ت)

مگر ازانجا کہ عسٰی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم[1] (قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہوں گی) ؏

خدا شرّے برانگیزد کہ خیرِ ما دراں باشد

(اللہ تعالٰی ایسا شر لاتا ہے جس میں ہماری خیر ہو ۔ ت)

یہ ایک غیبی تحریکِ خیر ہوگئی جس نے اُس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی، اشتہار کا جواب اشتہار دو سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے ابکار افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال ادعائے رسالت و نبوت وافضلیت من الانبیاء وغیرہا کفر وضلال کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دکھا دیا کہ تمہاری آج کی گالی نرالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ ورسول وانبیائے سابقین وائمہ دین سب کو گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ مذکور ہوئی، مضمون کثیر تھا، متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، "ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری" نام رکھا گیا، اس میں دعوتِ مناظرہ، شرائطِ مناظرہ، طریقِ مناظرہ، مبادیِ مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سلکِ منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلہ دشنام ہائے قادیانی بر حضرتِ ربانی و رسولانِ رحمانی ومحبوبانِ یزدانی، سلسلہ کفریات وضلالاتِ قادیانی، سلسلہ تناقضات وتہافتاتِ قادیانی، سلسلہ دجالی وتلبیساتِ قادیانی، سلسلہ جہالات وبطالاتِ قادیانی، سلسلہ تاصیلات، سلسلہ سوالات۔ اور واقعی وقتی ضرورات مختلف مضامین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل اُلٹ پھیر کر انھیں ڈھاک کے تین پات کے حامل، لہٰذا ہر رسالے کے جداگانہ رُو سے انھیں سلاسل کا انتظام احسن واولٰی۔ اب بعونہٖ تعالٰی اسی ہدایتِ نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولٰی تعالٰی مدد فرمانے والا ہے، اس کے

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۱۶

بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین حسبِ حاجت اندراج گزین مناسب کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں اِنسلاک پائے جو نیا کلام اِن سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا شمار جدا جانے اوّل تا آخر ایک سلسلے میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت **ت** لکھ کر جدا معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہٖ تعالٰے یقینی امیدِ مدد و موافقت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوفِ خدا اور روزِ جزا سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہٖ تعالٰے اُمیدِ ہدایت ہے وما توفیقی الّا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ انہ ھو القریب المجیب۔

ہدایت نوری بجواب اطلاعِ ضروری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم خاتم النبیین وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین ط

اِس میں قادیانی کو دعوتِ مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہولناک اقوال کا تذکرہ ہے

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دینِ حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح و نُصرت بخشے، آمین!

روہیلکھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء میں تصور حسین نیچہ بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان "اطلاعِ ضروری" نظر سے گزرا جس میں اوّلاً علمائے اہلِ سنت نصرھم اللہ تعالٰی پر سخت زبان درازی و افترا پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ رکھا اور آخر میں عمائدِ شہر کو ترغیب دی ہے کہ طرفین میں مناظرہ کرادیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہوجائے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل کیا کلام و خطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول اُس کی پچھاڑی معلوم! از اوّل مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم، لہٰذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایت نوری دو عدد پر منقسم، آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) اُن گالیوں کا جوابِ متین جو علمائے اہلِ سُنّت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں! حاشا للہ ہرگز نہیں بلکہ اُن دل کے مریضوں اور اُن کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، اُن کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شُستہ دہنو! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر

ہمیشہ سے علماء و ائمہ کو نری گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء و ائمہ کی کیا گنتی، وہ کون سی شدید خبیث ناپاک گالی ہے جو اُس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھا رکھی ہے، یہ اطلاعِ ضروری کی پہلی بات کا جواب ہُوا۔

(دوسرے عدد) میں بعونہٖ تعالٰے قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین و مہذّب اور احتمالِ فتنہ سے یکسر دُور ہے، اس میں قادیانی کی طرح فریقِ مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ ڈھیلی کی اور اُس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اِس میں بحولہٖ تعالٰی شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمالِ تہذیب و متانت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرہ حسنہ کے بادی بھی ہیں۔

ایک مُدعیِ وحی کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو جو رات دن اس پر اُترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوّت سب حق کا دار سہارنے کے لئے بلالے۔ ہاں ہاں قادیانی کو تیار رہو رہنا چاہیے اُس سخت وقت کے لئے جب واحدِ قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹی مسیحی جھوٹی جی کا سب جال پیچ بعونہٖ کھل جائے گا،

وما ذٰلک علی اللہ بعزیز لقد عز نصر من قال وقولہ الحق ان جندنا لھم الغٰلبون ولن یجعل اللہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا والحمد للہ رب العٰلمین۔

اور یہ اللہ تعالٰے پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمان برحق ہے کہ ہمارا تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالٰے کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمدللہ رب العالمین (ت)

یہ دوسرا عدد بحولہٖ تعالٰے اِس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہٖ تعالٰے پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے ——

وما توفیقی الّا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

اور مجھے صرف اللہ تعالٰے سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسا ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے (ت)

عددِ اوّل

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتی کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی بیچے دار گالیاں

مسلمانو! اللہ تعالٰی تمہارا مالک و مولٰی تمہیں کفرو کافرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختۂ مشق رسول اللہ وکلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسٰی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کو

بنایا ہے اور واقعی اُسے اِس کی ضرورت بھی تھی، وہ مثیلِ عیسٰے بلکہ نزولِ عیسٰے یا دُوسرے لفظوں میں عیسٰے کا اُوتار بنا ہے، عیسٰے کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیحِ صادق کی جمیع اوصافِ حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شنائع ذمیمہ سے اس پاک مبارک رسول کو منزّہ پاتا ہے لہٰذا ضرور ہُوا کہ اُن کے معجزات، اُن کے کمالات سے یک لخت انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں، ذمیم حالتوں کی اُن پر بوچھاڑ کرے جب تو اوتار بننا ٹھیک اُترے۔ میں یہاں اُس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہٰذا اُس کی خروار سے مُشتِ نمونہ پیشِ نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسٰے بن مریم اور اُن کی ماں علیہما الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تازیانہ ۱ (۱) اعجازِ احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ: "یہود عیسٰے کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں

ت ۲ کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اِس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسٰے نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی

ت ۳ قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔"

یہاں عیسٰے کے ساتھ قرآنِ عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے اِبطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

ت ۴ و ۵ (۲) ایضاً ص ۲۴ "کبھی آپ[علیہ] کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔"

ت ۶ (۳) ایضاً ص ۲۴: "ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں"۔ یہ بھی صراحۃً نبوتِ عیسٰے سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص ۵ پر کہتا ہے: "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔"

ت ۷ نیز پیشگوئی لیکھرام آخر دافع الوساوس ص۷ پر کہتا ہے: "کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رُسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔"

ت ۸ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۷ پر کہا: کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پُورا نہ ہُوا۔"

ت ۹ اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یُوں لکھتا ہے ص ۶: "اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی

---

[1] یہ خود ان کا اپنا عقیدہ ہے بظاہر انجیل کے سر تھوپا ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے، اس کا بیان اِن شاء اللہ آگے آتا ہے۔

پیشگوئی جو میرے مُنہ سے نکلی ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔" تو مطلب یہ ہُوا کہ اس کے لئے تو ہماری عزت ہے اور سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین۔

(۴) دافع البلاء ٹائیٹل پیج ص ۳: "ہم مسیح کو بیشک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔" رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسٰی و عیسٰے و محمد صلے اللہ علیہ وعلیہم وسلم اس

ت ۱۰ کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو اُن کی خاکِ پا کے ادنیٰ غلاموں کا بھی پُورا وصف

ت ۱۱ نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسٰے کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تھے اور اب قادیانی ہے

ت ۱۲ کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ "حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہُوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر، خاکسار غلام احمد از قادیان۔"

(۵) پھر یہاں تک تو عیسٰے کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہلِ زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا

ت ۱۳ کہ بیشک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا: "یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسٰی کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسٰے سے بھی اعلیٰ ہوں"، اے سبحٰن اللہ! ؎

ایماں یقین شعار باید حسنِ ظن تو چکار آید

(پختہ ایمان انسان کا شعار ہونا چاہیے صرف اچھا گمان تیرے کیا کام آئے گا۔ ت)

ت ۱۴ (۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص، وہ تمام ہو گئی، اسی کے ص۴ پر کہا: "عیسٰے کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔"

(۷) عیسٰی کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع انواع بد اطواری کے داغ بھی لگ گئے، ایضاً ص۴:

ت ۱۵ "مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰے کو اُس

ت ۱۶ پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحیٰے) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سُنا کہ کسی فاحشہ عورت نے

ت ۱۷ اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چُھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰی کا نام حصُور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اِس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ت ۱۸ (۱۰) اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷ میں یوں لکھا: "آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی انہیں ہی کی اولاد تھے) ورنہ
ت ۱۹ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ
ت ۲۰ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔"

ت ۲۱ تا ۲۶ اسی رسالہ میں ص۴ سے ص۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ اللہ عزوجل کے سچے مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان اسرائیلی، شریر، مکار، بدعقل، زنانہ خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دئے۔

ت ۲۷ (۲۶) صاف لکھ دیا ص۶ "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔"

ت ۲۸ (۲۷) "اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو وہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا۔"

ت ۲۹ (۲۸) انتہا یہ کہ ص۷ پر لکھا: "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ
ت ۴۰ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔" انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدائے قہار کا حلم کہ رسول اللہ کو بےتکلف و بےحیا یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو نیچہ بند صاحب نے علمائے اہلسنت کو دیں ان کا پیر تو نانی دادی تک کی دے چکا الا لعنۃ اللہ علی الظٰلمین۔

(۲۹) وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بےباپ کے پیدا کیا نشان سارے جہان کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گنا دیں اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس
ت ۴۱ تا ۴۴ کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں۔ ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اُسی کے ہو سکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بےباپ کے پیدا ہونا کہاں رہا! یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔

ت ۴۵ کشتی ساختہ ص۱۶ پر لکھا: "مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں، مسیح کی

؎ خبیث حیلہ مناظرہ کا ہے، اس کا رد عنقریب آتا ہے۔

دونوں ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں" اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا: "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔"

ت ۴۶ دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے کہہ جانے پر اعتماد کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا وہ جو ایک پادری کی بےمعنی نقل سے قرآن کو رد کرتا ہے۔

ت ۴۷ (۳۰) نیز اسی دافع البلاء کے ص۱۵ پر لکھا: "خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰ) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔" یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت ۴۸ (۳۱) اربعین نمبر ۲ ص۱۳ پر لکھا: "کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ۔" ان مرسلین اولو العزم کا کامل نہ ہونا بالائے طاق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کامل کون ہیں، جناب قادیانی۔ دیکھو اسی کا ص۱۲ و ۱۳۔

ت ۴۹ و ۵۰ (۳۲) مواہب الرحمٰن پر صاف لکھ دیا کہ عیسیٰ یہودی تھا لو قدر اللہ رجوع عیسی الذی هو من اليهود لرجع العزة الى تلك اليوم (اگر اللہ تعالیٰ نے یہودی عیسیٰ کا دوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت
ت ۵۱ اس دن لوٹ آئے گی۔ ت) ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مرزا کہ پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے۔

قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی تکفیر کر دی

ت ۵۲ (۳۳) حد یہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کر دی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسیٰ کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کر کے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں سن چکے کہ عیسیٰ کی سخت رسوائیاں ہوئیں، اور کشتی ساختہ ص۱۵ پر کہتا ہے "جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں۔" دیکھو کیسا صاف بنا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کے سر پر سینگ ہوتے ہیں، الا لعنۃ اللہ علی الکٰفرین۔

قصد تھا کہ فصل اول یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی ازالۃ الاوہام ملی، اس کی بہت گوئیاں بہت بےلاگ اور قابلِ تماشا ہیں۔

معجزات مسیح علیہ السلام سے انکار

(۳۴) یہ جو مثیلِ مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مُردے جلانا اس سے طلب کئے تو صاف جواب دیتا ہے ص۳ "احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں، احیاء روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے۔" دیکھو

وہ ظاہر باہر قاہر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جابجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں، پھر اس کے متصل کہتا ہے ص۱۱ "ماسوا اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔"

ت ۵۳ تا ۵۵

دیکھو "کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا" کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا ص۱۲ و ۱۵ "زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کرکے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔"

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزات مسیح و تصریحات قرآن عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی و رسول و نبی ہونے کا ادعاء، مسلمان تو مکذب قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنۃ اللہ علی الکٰفرین (خبردار! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت) اور اس کذاب کا کہنا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے، رسول اللہ پر محض افتراء اور قرآن عظیم کی صاف تکذیب ہے، قرآن عظیم تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ:

انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتٰی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذٰلک لایۃ لکم ان کنتم مؤمنین[1]

بیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھا رکھتے ہو، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۴۹

پھر مکرر فرمایا:

وجئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعون[2]

میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا۔ کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا۔

(۳۵) اسی بکر فکر قادیانی کے ازالۃ الشیطانی میں آخر ص۱۶۱ سے آخر ص۱۶۲ تک تو نوٹ میں پیٹ بھر کر رسول اللہ و کلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ و کلام اللہ سے وہ مسخرگیاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں؛ صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

ت ۵۸

ت ۵۹

ت ۶۰ (۳۶) بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت ۶۱ تا ۶۲ (۳۷) وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور تھا عیسٰی نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنانی آگئی تھیں۔

ت ۶۳ (۳۸) عیسٰی کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے۔

(۳۹) وہ جھوٹی جھلک تھی۔

(۴۰) سب کھیل تھا، لہو و لعب تھا۔

ت ۶۴ (۴۱) سامری جادوگر کے گوسالے کے مانند تھا۔

ت ۶۵ (۴۲) بہت مکروہ و قابلِ نفرت کام تھے۔

ت ۶۶ (۴۳) اہلِ کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت ۶۷ (۴۴) عیسٰی روحانی علاج میں بہت ضعیف اور نکما تھا۔

ت ۶۸ وہ ناپاک عبارات بروجہ التقاط یہ ہیں ص۱۵۱: انبیاء کے معجزات دو قسم ہیں ایک محض سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر، دوسرے عقلی جو خارقِ عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صرح ممرد من قواریر[2] (شیشے جڑا صحن ہے۔ ت) بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کرکے

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۵۰

[2] القرآن الکریم ۲۷/ ۴۴

زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ تعجب نہیں کہ خدائے تعالٰی نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا پیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ[ع۱] یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا[ع۲] سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ہلتی بھی ہیں، دُم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سُنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں، ماسوا اس کے یہ قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں[ع۳]، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے، سلب[ع۴] امراض عمل الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی۔ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الٰہی اس عمل (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم

ع۱ اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔
ع۲ اس کا دادا، دیکھئے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔
ع۳ یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا، اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسمریزم تھا۔
ع۴ یہاں تک مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزاء تھے، اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر مسخرگی کرتا ہے۔

کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (مسمریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دخان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدائے تعالٰی نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فردِ بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہرِ عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے، اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی[ع۵] ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمنِ اسلام نے اللہ عزوجل کے سچے رسول کو کیسی مغلظ گالیاں دیں، کون سی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو ولعب و شعبدہ و سحر ٹھہرایا، ابرائے اکمہ و ابرص کو مسمریزم پر ڈھالا اور معجزۂ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، بڑھئی کی کل یا مسمریزم یا کراماتی تالاب کا اثر اور اسے صاف سامری کا بچھڑا بتا دیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپِ جبریل کی خاکِ سُم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالٰی:

قال بصرت بما لم یبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها وكذلك سولت لي نفسي[۱]

سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انھیں نظر نہ آیا تو میں نے اسپِ رسول کی خاکِ قدم سے ایک مٹھی لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفس امارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا۔

مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دُنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرۂ آفاق تھیں تو اللہ کا رسول یقیناً اس کا فرجادوگر سے بہت کم رہا، اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا۔ اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار،

ع۵ یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اسپِ روح القدس کے پاؤں تلے کی خاک بچھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔

---

۱ القرآن الکریم ۲۰/۹۶

قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے ع

چوں وضوئے محکم بی بی تمیزہ

(جیسے تمیزہ بی بی کا وضوئے محکم ہو۔ت)

اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو اتنے بڑے دعوے کرکے اُٹھے اُسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وُہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکذبِ قرآن و دشمنِ انبیاء و عدو الرحمٰن کو امام وقت و مسیح و مہدی مان رہے ہیں ع

گر مسیح این ست لعنت بر مسیح

(اگر یہی مسیحیت ہے ایسی مسیحیت پر لعنت۔ت)

اور ان سے بڑھ کر اندھاوہ ہے جو شُدبُد پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر کہے میں جناب مرزا صاحب[ع] کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں۔ہاں شاید الیسوں کے نزدیک کافر وُہ ہوگا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے، کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کذٰلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار[1]   اللہ یُوں ہی مُہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر (ت)

تنبیہ: اِن عباراتِ ازالہ سے بحمد اللہ تعالٰی اس جھوٹے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہوگیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ و السلام کو گالیاں دی ہیں۔

ع ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو مخالفِ ضروریاتِ دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے،

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[2]   جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے (ت)

جب تکذیبِ قرآن و سبّ وشتمِ انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے آریہ و ہنود و نصارٰی نے اس سے بڑھ کر کیا جُرم کیا ہے کہ وُہ کفار ٹھہرائے جائیں یا شاید الیسوں کے دھرم میں تمام دُنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو، یہ بھی معجزاتِ مسیح کی طرح قرآن کے سبب اصل کہ فلانا مسلم فلانا کافر، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

---

[1] القرآن الکریم ۴۰/ ۳۵   [2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

اوّلاً ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجازِ احمدی و دافع البلاء و کشتی نوح و اربعین و مواہب الرحمٰن وغیرہ میں ابلی وگلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے۔ دلہن کا منہ کالا، مشاطہ کب تک ہاتھ دیتے رہے گی۔

ثانیاً کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بدمذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً مرزا کو ادعا ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعتِ محمدیہ سے باہر ہو، نہیں آسکتا، ہم تو قرآنِ عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ:

لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم[1]   کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بُوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل کی جناب میں گستاخی کرینگے۔

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کردیا۔

رابعاً مرزا کو ادعا ہے کہ وُہ مصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ ص۴۳ پر لکھتا ہے:

من اٰیات صدقی انہ تعالٰی وفقنی باتباع رسولہ واقتداء نبیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فما رأیت اثرا من اٰثار النبی الاقفوتہ۔   میری سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور نبی کی اقتداء پر توفیق دی میں نے نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا (ت)

بتائے تو کہ مصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خامساً مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکر فکر کا کامل ازالہ کردیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وُہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے حتی کہ چور اور ولدالزنا کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی۔ ضمیمہ انجام ص۶: "نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری

---

[1] القرآن الکریم ۶/ ۱۰۸

تعلیم ہے۔

ازالۃ یں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لاکر یہ پڑیاں اڑاتے اور اپنا معجزہ ٹھہراتے ہیں۔ ولادت تو نادہ اس نے اسی بائیبل محرف کے بھروسے پر لکھی، براہ نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزاماً پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحۃً اس کی مکذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائیبل محرف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کردی کہ قرآن عظیم اسی بائیبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ ص ۔۔ "آیت ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاری کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلہ کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملاکی نبی اور انجیل" تو ثابت ہوا کہ یہ توریت و انجیل بلکہ تمام بائیبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکم قرآن مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزاماً نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالٰی دجالوں کا پردہ یونہی کھولتا ہے والحمد للہ رب العٰلمین۔

رسالہ

الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

۱۳۴۰ھ

(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۹ از پیلی بھیت مسئولہ شاہ میر خاں قادری رضوی ۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

اعلٰی حضرت مدظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالت اشد ضرورت ارسال خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(۱) کریمہ:

والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون شیئا وھم یخلقون ○ اموات غیر احیاء ○ ومایشعرون ایان یبعثون ○[1]

اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں، مُردے ہیں زندہ نہیں، اور انھیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ (ت)

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالٰی کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۲۰ و ۲۱

مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابریں عیسٰی علیہ السلام کو بھی جبکہ نصارٰی خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ اُن کو مُردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں اُن کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲) صاحبِ بخاری بروایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸):

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسٰجِدَ [1] — اللہ تعالٰی یہود و نصارٰی پر لعنت فرمائے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (ت)

اس سے ظاہر ہے کہ نبیِ یہود حضرت موسٰی و نبیِ نصارٰی حضرت عیسٰی علٰی نبینا وعلیہما الصلٰوۃ والسلام کی قبریں پوجی جاتی تھیں۔

حسبِ ارشادِ باری تعالٰی عزّاسمہٗ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ [2] (پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اُسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو۔ ت) آیاتِ الٰہیہ، احادیثِ نبویہ ثبوتِ مماتِ عیسٰی علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر اُن کو زندہ مان لیا جائے؟

میں ہُوں حضور کا ادنٰی خادم

۳ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ — شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہٗ ربّہٗ ساکن پیلی بھیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

الجواب

(۱) قبلِ جواب ایک امر ضروری کہ اِس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہِ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائشِ دست و پا زدن ہو۔

قادیانی صدہا وجہ سے منکرِ ضروریاتِ دین تھا اور اُس کے پس ماندے حیات و وفاتِ سیّدنا عیسٰی رسول اللہ علٰی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ

[1] صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۷
[2] القرآن الکریم ۴/۵۹

نزولِ حضرتِ عیسٰی علیہ السلام اہلِ سنّت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم کہ ربّ عزّوجل نے اُن کو اُس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے اُن کا نزول کیونکر ممتنع ہوگیا؟ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیاوی وجسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ [1] — انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں (ت)

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ اُن کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہوگیا؟ وعدہ وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ [2] (اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ ت) ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیّدنا عزیر علیہ الصلٰوۃ والسلام۔ قال اللہ تعالٰی:

فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ [3] — تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کردیا (ت)

چاروں طائرانِ خلیل علیہ الصلٰوۃ والسلام، قال اللہ تعالٰی:

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا [4] — پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انھیں بُلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔ (ت)

ہاں مشرکین ملاعنہ منکرینِ بعث اِسے محال جانتے ہیں اور دربارۂ مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام قادیانی بھی اُس قادرِ مطلق عزّ جلالہٗ کو معاذ اللہ صراحۃً عاجز مانتا اور دافع البلاء کے صفحہ ۳۴ پر یُوں کفر بکتا ہے:

"خدا ایسے شخص کو پھر دُنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کردیا ہے۔"[5]

مشرک و قادیانی دونوں کے رَد میں اللہ عزّوجل فرماتا ہے:

اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ ھُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ — تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے

[1] مسند ابو یعلٰی مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۳۴۱۲ موسسہ علوم القرآن بیروت ۳/۳۷۹
[2] القرآن الکریم ۲۱/۹۵
[3] القرآن الکریم ۲/۲۵۹
[4] 〃 ۲/۲۶۰
[5] دافع البلاء مطبوعہ ربوہ ص ۳۴

خَلْقٍ جَدِیْدٍ ○[1] شُبہ میں ہیں۔ (ت)

جب صادق ومصدوق صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اُن کے نزول کی خبر دی اور وُہ اپنی حقیقت پر ممکن و داخل زیرِ قدرت وجائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وُہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعدِ استیفائے اجل کے لئے ہے، اُس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانعِ اِعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالٰے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ۔[2]

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انھیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وُہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے اُن سے فرمایا مرجاؤ، پھر انھیں زندہ فرمادیا۔ (ت)

قتادہ نے کہا:

اَمَاتَهُمْ عُقُوْبَةً ثُمَّ بُعِثُوْا لِيَسْتَوْفُوْا مُدَّةَ اٰجَالِهِمْ وَلَوْ جَاءَتْ اٰجَالُهُمْ مَا بُعِثُوْا۔[3] (معناً)

اللہ تعالٰے نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کردیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں، اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہوجاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے (ت)

(۴) اُس وقت حیات ووفاتِ حضرتِ مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجّال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلا شبہ اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مُغل بچہ، عیسٰی رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابنِ مریم کیونکر ہوسکا؛ قادیانی اُس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اِس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اِس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسٰے آپ تو نہ اُتریں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہوگا، اسے نزولِ عیسٰے فرمایا گیا اور اِس کو ابنِ مریم کہا گیا؛ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ:

يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا ○[4]

مسلمانوں کی راہ سے جُدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کرینگے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۵۰/۱۵ [2] القرآن الکریم ۲/۲۴۳
[3] جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالٰی الم تر الی الذین الخ المطبعۃ المیمنۃ مصر ۲/۳۴۷
[4] القرآن الکریم ۴/۱۱۵

کا حکم صاف ہے۔

(۵) مسیح سے مثیلِ مسیح مراد لینا تحریفِ نصوص ہے کہ عادتِ یہود ہے، بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنٰی بدل دیں یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ[1] (اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔ ت) ایسی تاویل گھڑنی نصوصِ شریعت سے استہزاء اور احکام وارشادات کو درہم برہم کردینا ہے، جس جگہ جس شَے کا ذکر آیا کہہ سکتے ہیں وہ شَے خود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے، کیا یہ اسی کی نظیر نہیں جو اباحیہ ملاعنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز و روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ وُہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶) بفرضِ باطل اینہم برعلم، پھر اِس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا مثیل کیونکر بن بیٹھا؛ کیا اس کے کفر اُس کے کذب، اس کی دغا حیلیں، اس کی فضیحتیں، اس کی خباثتیں، اس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھُپ سکیں گی؛ اور جہان میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا! اس کے خروارِ ہزارہا کفریات سے مُشتے نمونہ، رسائل السوء والعقاب علی المسیح الکذاب و قہر الدیان علی مرتد بقادیان و نور الفرقان و باب العقائد والکلام وغیرہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رَد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال؛ قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ کے نامسلم ہونے سے یُوں گریز کرتے اور اُس کے اُن صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات ووفاتِ مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(۷) مسیح رسول اللہ علیہ الصلٰوۃ والسلام کے مشہور اوصافِ جلیلہ اور وُہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے، یہ تھے کہ اللہ عزّوجل نے اُن کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے:

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ○ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ○[2]

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا یونہی ہے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت، اور یہ امر ٹھہر چکا ہے (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۵/۱۳ [2] القرآن الکریم ۱۹/۲۰ و ۲۱

انھوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا،

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا[1] الآیۃ۔ — تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہا دی ہے۔ (ت)

علی قراءۃ من تحتہا بالفتح فیہما وتفسیرہ بالمسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام[2] (معناً) — اس قرارت پر جس میں مَن کی میم مفتوح اور تحتہا کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

انھوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی،

یکلم الناس فی المھد وکہلا[3] — لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں (ت)

انھیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی،

قال انی عبد اللہ اٰتٰنی الکتٰب وجعلنی نبیا[4] — بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ (ت)

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں،

وجعلنی مبٰرکا اینما کنت[5] — اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ (ت)

برخلاف کفرِ طاغیہ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے دُنیا کو تباہ کردیا۔

اُنھیں اپنے غیبوں پر مسلط کیا،

عٰلم الغیب فلا یظہر علٰی غیبہ احدا o الا من ارتضٰی من رسول[6] — غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت)

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھُپ کر، اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ

---

[1] القرآن الکریم ۱۹/۲۴

[2] جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالٰی فنادٰىها من تحتہا الخ مطبعہ میمنہ مصر ۱۶/۴۵

[3] القرآن الکریم ۳/۴۶

[4] القرآن الکریم ۱۹/۳۰

[5] " ۱۹/۳۱

[6] " ۷۲/۲۶، ۲۷

رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب اُن پر آئینہ تھا،

وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم[1] — اور تمھیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ (ت)

انھیں توراتِ مقدس کے بعض احکام کا ناسخ کیا،

ومصدقا لما بین یدی من التورٰىۃ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم[2] — اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمھارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ (ت)

انھیں قدرت دی کہ مادرزاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے،

وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی[3] — اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔ (ت)

انھیں قدرت دی کہ مُردے زندہ کرتے،

واذ تخرج الموتٰی باذنی[4] — اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔ (ت)

واُحی الموتٰی باذن اللہ[5] — اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے (ت)

اُن پر اپنے وصفِ خالقیت کا پرتو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا،

واذ تخلق من الطین کہیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیہا فتکون طیرا باذنی[6] — اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتا۔ (ت)

ظاہر ہے کہ قادیانی میں اِن میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیلِ مسیح ہوگیا؟

اخیر کی چار یعنی مادرزاد اندھے اور ابرص کو شفا دینا، مُردے جلانا، مٹی کی مورت میں پھونک سے جان ڈال دینا یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پُوچھ بیٹھا کہ تو مثیلِ مسیح بنتا ہے اِن میں سے

---

[1] القرآن الکریم ۳/۴۹

[2] القرآن الکریم ۳/۵۰

[3] القرآن الکریم ۵/۱۱۰

[4] " ۵/۱۱۰

[5] " ۳/۴۹

[6] " ۵/۱۱۰

پکڑ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملزم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم، لہٰذا اس نے یوں پیش بندی کی کہ قرآنِ عظیم کو پس پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو یاؤں تلے مَل کر صاف کہہ دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا: وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا[1] (اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے) ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے۔ الا لعنۃ اللہ علی الکٰفرین۔

قادیانی خذلہ اللہ کے ازالہ اوہام ص ۳، ۴، ۵ و نوٹ آخر میں ۱۵۱ تا آخر صفحہ ۱۹۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں، یہاں دو چار حرف بطور نمونہ منقول:

ملعون ازالہ ص ۴: احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں۔

ص ۴: کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

ص ۱۵۱: شعبدہ بازی اور در اصل بے سود، عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے، بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے، بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں۔ یہ بھی قرینِ قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں، سلبِ امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہتے ہیں جو اس سے سلبِ امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے۔ یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت بُرا خاصہ ہے جو اپنے تئیں اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات

[1] القرآن الکریم ۸/ ۳۱

ازالہ اوہام مطبع ریاض الہند ص ۱۲۱ - ۱۲۳

جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی، مسیح کے معجزات اُس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو ... سے پہلے مظہر عجائبات تھا، بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا ان ملعون کلمات میں وہ کون سی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کون سی تکذیب ہے جو آیاتِ قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس کفر ہیں۔

بہرحال یہ تو ثابت ہُوا کہ یہ مرتد مثیلِ مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوا العزم صاحبِ معجزات و آیاتِ بینات اور یہ مردود مطرود و مرتد و موردِ آفات، اور خود اُس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبدہ باز بھانمتی مسمریزمی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکمے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین (خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت)

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعمِ ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلاء ص ۴:

مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سُنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحییٰ کا نام حصور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے[1]

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷: آپ (یعنی عیسیٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاتے، زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص ۶: حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہُوا۔

ص ۷: آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا ——— یہ پچاس کفر ہُوئے۔

نیز اسی رسالہ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک یحییٰ باطلہ مناظرہ خود ہی چلے دل کے پھپھولے پھوڑے، اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا،

[1] دافع البلاء مطبع ضیاء الاسلام، قادیان ص ۶ - ۵

چوتھے علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، زراقرمی، پیروِشیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے اور اس کے تین کفر او پر گزرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کردیا ——— یہ سب ستّر کفر ہُوئے اور ہزاروں ستّر کی گنتی کیا، غرض تینتس سے اوپر اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے دس وصف بھی قبول کرلے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بدچلن، بدمعاش، فریبی، مکّار، زنانے خیال والا، کنٹیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیوں والا، ابلیس کا چیلہ، کنجریوں کی اولاد، کسبیوں کا جنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیلِ مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اُسی مسیحِ قبیح کا جو اس کا موہوم مزعوم ہے، الالعنۃ اللہ علی الظّٰلمین۔

مسلمانو! یہ ساتٔ فائدے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہُوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات وحیاتِ مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی عبث بحث، کیسی تضییعِ وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل پادر ہوا شُبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انھوں نے حیاتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے۔ ایسی مہمل عیاریوں کیادیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ نُشست پہلے قادیانی کے کفر اٹھاؤ یا اُسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پُوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کرکے اپنے دوست سائل سُنّی المذہب سے جوابِ شبہات گزارش کرتے ہیں، وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

پہلا شُبہہ: کریمہ والذین یدعون من دون اللہ الآیۃ۔

اقول اوّلاً یہ شُبہہ مرتدانِ حال نے کافرانِ ماضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیۂ کریمہ:

انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون[1]

نازل ہُوئی کہ بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پُوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمھیں اس میں جانا ہے۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسٰی اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں اس پر رب عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآنِ کریم کی مراد بتائی کہ آیت بُتوں کے حق میں ہے۔

[1] القرآن الکریم ۲۱/۹۸

اِنّ الذین سبقت لھم منّا الحسنٰی اولٰئک عنھا مُبعدون ○ لا یسمعون حسیسھا[1]

بیشک وُہ جن کے لئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہوچکا وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک تک نہ سُنیں گے۔

قرآنِ کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔

ابوداؤد کتاب الناسخ والمنسوخ میں اور فریابی عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

لمّا نزلت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون فقال المشرکون الملٰئکۃ وعیسٰی وعزیرٌ یُعبدون من دون اللہ فنزلت ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی اولٰئک عنھا مُبعدون[2]

جب یہ آیت نازل ہُوئی اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ الآیۃ تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالٰی کے سوا پُوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہُوئی ان الذین سبقت الآیۃ بیشک وُہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہوچکا وُہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں۔

ثانیاً یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یقیناً مشرکین ہیں اور قرآنِ عظیم نے اہلِ کتاب کو مشرکین سے جُدا کیا، اُن کے احکام اُن سے جُدا رکھے، اُن کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرکہ سے باطل، اِن کا ذبیحہ حلال ہوجائیگا اُن کا مردار۔ قال اللہ تعالٰی:

لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ[3]

کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے۔ (ت)

وقال تعالٰی:

ان الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین فی نار جھنّم خٰلدین فیھا اولٰئک ھم شرّ البریۃ[4]

بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ (ت)

[1] القرآن الکریم ۲۱/۱۰۱ و ۱۰۲
[2] المستدرک کتاب التفسیر تفسیر سُورۃ انبیاء دارالفکر بیروت ۲/۳۸۵
[3] القرآن الکریم ۹۸/۱
[4] " " ۹۸/۶

وقال تعالیٰ :

یودّ الذین کفروا من اھل الکتٰب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم[1]

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمھارے رب کے پاس سے۔ (ت)

وقال تعالیٰ :

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا الیھود والذین اشرکوا و لتجدن اقربھم مودۃ للذین اٰمنوا الذین قالوا انا نصارٰی[2]

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ بیشک ہم نصارٰی ہیں۔

وقال تعالیٰ :

الیوم احل لکم الطیبٰت وطعام الذین اوتوا الکتٰب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم[3]

ولا تنکحوا المشرکٰت حتی یؤمن[4]

آج تمھارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمھارے لئے حلال ہے اور تمھارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔ (ت)

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں (ت)

جب قرآن عظیم یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ میں نصارٰی کو داخل نہیں فرماتا اس اَلَّذِیْنَ میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کیونکر داخل ہو سکیں گے ؟

ثالثًا سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، قرّاءِ سبعہ کی قراءت تَدْعُوْنَ بہ تائے خطاب، تو بُت پرست ہی مراد ہیں اور اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اَصْنَامٌ (جنھیں وہ پوجتے ہیں وہ بُت ہیں۔ ت)

رابعًا خود آیۂ کریمہ طرح طرح دلیلِ ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء عمومًا اور حضرت مسیح

[1] القرآن الکریم ۲/۱۰۵

[2] 〃 ۵/۸۲

[3] 〃 ۵/۵

[4] 〃 ۲/۲۲۱

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خصوصًا مراد نہیں، جہاں فرمایا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ[1] (مُردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) اس سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہذا ارشاد ہوا غَیْرُ اَحْیَآءٍ یہ وہ مُردے ہیں کہ تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نرے جماد ہیں، یہ بُتوں ہی پر صادق ہے۔ تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے :

حیث کان بعض الاموات مما یعتریہ الحیاۃ سابقا اولاحقا کاجساد الحیوان والنطف التی ینشئھا اللہ تعالٰی حیوانا احترز عن ذٰلک فقیل غیر احیاء ای لایعتریھا الحیوۃ اصلا فھی اموات علی الاطلاق[2]

بعض اموات وہ تھے جنھیں زندگی حاصل تھی مُردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنھیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ تعالٰی مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احیاء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنھیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں

خامسًا رب عزّوجلّ فرماتا ہے :

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون ○ فرحین بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ[3]

خبردار! شہیدوں کو ہرگز مُردہ نہ جاننا بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔

اور فرماتا ہے :

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاءٌ ولکن لاتشعرون ○[4]

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمھیں خبر نہیں۔

محال ہے کہ شہید کو تو مُردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مُردے کہے سمجھے جائیں۔ یقینًا قطعًا ایمانًا وہ اَحْیَآءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ (زندہ ہیں مُردے نہیں۔ ت) ہیں نہ کہ عیاذًا باللہ اموات غَیْرُ اَحْیَآءٍ (مُردے ہیں زندہ نہیں۔ ت)، جس وعدۂ الٰہیہ کی تصدیق کے لئے اُن کو عروضِ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعًا شہداء کو بھی لازم ہے کل نفس ذائقۃ الموت[5] (ہر جان کو موت

[1] القرآن الکریم ۱۶/۲۱

[2] ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) آیۃ ۱۶/۲۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱

[3] القرآن الکریم ۳/۱۶۹

[4] القرآن الکریم ۲/۱۵۴

[5] 〃 ۲۱/۳۵

چکھنا ہے۔ت) پھر جب یہ اَحْیَآءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں وُہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد اَحْیَاءٌ غَیْرُ
واتٍ ہیں نہ کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ۔

ادسًا آیۂ کریمہ میں وَھُمْ قَدْ خُلِقُوْا بصیغۂ ماضی نہیں بلکہ وَھُمْ یُخْلَقُوْنَ[1] بصیغۂ مضارع ہے کہ دلیلِ
ردو استمرار ہو یعنی بنائے گھڑے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھڑے جائیں گے، یہ یقیناً بُت ہیں۔

ابعًا آیۂ کریمہ میں اُن سے کسی چیز کی خلق کا سلبِ کُلّی فرمایا کہ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا[2] (وہ کوئی چیز نہیں بناتے۔ت)
قرآنِ عظیم نے عیسٰے علیہ الصلٰوۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی، وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ
الطِّیْنِ کَھَیْئَةِ الطَّیْرِ[3] (اور جب تُو مٹی سے پرند کی مورت بناتا۔ت) اور ایجابِ جزئی نقیضِ سلبِ کُلّی ہے
عیسٰے علیہ الصلٰوۃ والسلام پر صادق نہیں، نامناسب سے قطع نظر ہو تو اَمْوَاتٌ قضیۂ مطلقۂ عامہ ہے یا دائمہ،
تقدیرِ ثانی یقیناً اِنس وجِن ومَلک سے کوئی مراد نہیں ہوسکتا کہ ان کے لئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل
ابد تک دائم موت، برتقدیرِ اوّل قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسٰے
ملائکہ علیہم الصلٰوۃ والسلام سب کے لئے ثابت، بیشک ایک وقت وُہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام وفات
پائیں گے اور روزِ قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہُوا کہ موت ہوچکی ورنہ یَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللہِ میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وُہ بھی مرچکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔ تفسیر انوار التنزیل میں ہے:

اَمْوَاتٌ) حالًا او مآلًا غیرُ احیاءٍ بالذّاتِ لیتناول کُلَّ معبودٍ[4]۔

مُردے حال میں یا آئندہ غیر زندے بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو (ت)

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

المراد مالاحیٰوۃ لہ سواءٌ کان لہ حیٰوۃ ثم مات کعزیر او سیموت کعیسٰی والملٰئکۃ علیھم السلام اولیس شانہ الحیٰوۃ کالاصنام[5]۔

یعنی اِن اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بُت، یا حیات تھی اور موت عارض ہُوئی جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسٰی و ملائکہ علیہم الصلٰوۃ والسلام۔

یوں دیکھیں کہ اُن کا شُبہہ ہر پہلو پر مردود ہے، وللہ الحمد۔

---

[1] و [2] القرآن الکریم ۱۶/۲۰ [3] القرآن الکریم ۵/۱۱۰
[4] انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی) آیۃ ۱۶/۲۱ مصطفی البابی مصر ۱/۲۷۰
[5] عنایۃ القاضی حاشیۃ الشہاب علی تفسیر البیضاوی " دار صادر بیروت ۵/۳۲۲

شُبہہ دوم: لَعَنَ اللہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی[1] (اللہ تعالٰی یہود ونصارٰی پر لعنت فرمائے۔ت)

اقول وَالْمِرْزَائِیَّةَ لَعَنَھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا (میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)

اوّلاً اَنْبِیَآئِھِمْ[2] میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ مُوسٰی سے یحیٰی علیہما الصلٰوۃ والسلام تک ہر نبی
کی قبر کو یہود ونصارٰی سب نے مسجد کرلیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے، جس طرح وَقَتْلِھِمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ[3]
(انھوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا۔ت) میں اضافت ولام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب
انبیاء شہید کئے، قال تعالٰی:

فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ[4]۔ انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ (ت)

اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام کا داخل کرلینا ادعائے باطل ومردود ہے،
یہود کے سب انبیاء نصارٰی کے بھی انبیاء تھے، یہود ونصارٰی کا اُن میں بعض قبورِ کریمہ کو (مسجد بنالینا)
صدقِ حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کرکے کہ نصارٰی کے انبیاء کہاں ہیں، اُن کے تو صرف
ایک عیسٰی نبی تھے اُن کی قبر نہیں، ایک جواب یہی دیا جو بتوفیقہ تعالٰی ہم نے ذکر کیا کہ:

او المراد بالاتخاذ اعم من ان یکون ابتداعًا او اتباعًا فالیھود ابتدعت والنصارٰی اتبعت ولاریب ان النصارٰی تعظم قبور کثیر من الانبیاء الذین تعظمھم الیھود[5]۔

انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداءً ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصارٰی بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

ثانیاً امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دُوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع
یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصارٰی اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہٰذا صحیح بخاری حدیثِ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں دربارۂ قبورِ انبیاء تنہا یہود کا نام ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ تعالٰی یہودیوں کو ہلاک فرمائے انھوں نے اپنے

---

[1] و [2] صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۷
[3] القرآن الکریم ۴/۱۵۵ [4] القرآن الکریم ۲/۸۷
[5] فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب الصلٰوۃ دار المعرفۃ بیروت ۱/۴۴۴

انبیائھم مساجد[1] انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

اور صحیح بخاری حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میں جہاں تنہا نصارٰی کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ،

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اولٰئک قوم اذا مات فیھم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور[2]	رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نصارٰی وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔

اور صحیح مسلم حدیث جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ میں یہود و نصارٰی دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ:

سمعت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد[3]	میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے۔

بحمدہٖ تعالٰی جمع طرق سے معنئ حدیث کا ایضاح ہوتا ہے۔

ثالثاً اقول چالاکی بھی سمجھئے! یہ فقط قبر عیسٰی ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال، اس سے قادیانی کا سد اگر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہوگیا اس نے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی تو بنی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر کیا کہ ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے۔ یہ اُس مرتد کے کھٹے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالٰی کذبت قوم نوح المرسلین[4] (نوح کی قوم نے پیغمبروں کو

[1] صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۶۲
[2] " " " "
[3] صحیح مسلم کتاب المساجد باب النہی عن بناء المسجد علی القبور " " ۱/ ۲۰۱
[4] القرآن الکریم ۲۶/ ۱۰۵

جھٹلایا۔ ت) تو اس نے چار سو ہر نبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں[1] تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اور اگر دو لاکھ چوبیس ہزار ہیں[2] تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں، اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندراج کفر میں اور ترقی معکوس کرکے اسفل سافلین میں پہنچایا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنے گھڑے کہ نصارٰی نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کرلیا، یہ صریح سپید جھوٹ ہے نصارٰی ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اُسے مسجد کرلینا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدہن ملعونان) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے پھنکے اُڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصارٰی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کرلیا جس کا مصطفے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا رقبہ زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتاسکو اور ہرگز نہ بتاسکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ذمّے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنے گھڑے اور:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدلھم	بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے

[1] کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم والبیہقی وغیرھم عن ابی ذر وھؤلاء وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما ۱۲ منہ غفرلہ (م)	جیسا کہ احمد، ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے ابو ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نیز انھوں نے اور ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ۱۲ منہ غفرلہ (ت)
[2] کما فی روایۃ علی ما فی شرح عقائد النسفی للتفتازانی قال خاتم الحفاظ لم اقف علیھا ۱۲ منہ غفرلہ (م)	جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، خاتم الحفاظ نے فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا ۱۲ منہ (ت)

[1] مسند احمد بن حنبل حدیث ابو امامۃ الباہلی دار الفکر بیروت ۵/ ۲۶۶
[2] شرح عقائد النسفی دار اشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۱۰۱

عذابا مهینا[1] ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔(ت)

کی گہرائی میں پڑے الا لعنة اللہ علی الظّٰلمین، کیوں، حدیث سے موتِ عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟

کذٰلك العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لوکانوا یعلمون[2] مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔(ت) واللہ تعالٰی اعلم۔ واللہ تعالٰی اعلم

کتبہ العبد المذنب
احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰے صلی اللہ تعالٰی
علیہ وآلہ وسلم

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/۵۷
[2] ″ ۶۸/۳۳

مرزائے قادیان اور قادیانی دھرم

ایک انکشاف انگیز تحریر

از قلم: حضرت علامہ مفتی محمد اشرف القادری
(مراڑیاں شریف، گجرات پاکستان)

مرزا غلام احمد قادیانی، بانی قادیانی دھرم کا مختصر تعارف

- مرزا غلام احمد قادیانی 1839/40 میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔
- 1864 میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں بحیثیت محرر (منشی/Clerk) ملازمت اختیار کی۔
- 1868 میں مختاری کے امتحان میں فیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی ملازمت چھوڑ دی۔
- اب اس نے مذاہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کئے اس طرح سے مولوی، مبلغ ومناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔
- اسی دوران میں ولی، ملہم، صاحب وحی، محدّث، کلیم (اللہ سے ہم کلام ہونے والا) صاحب کرامت، امام الزماں، مصلح امت، مہدیٔ دوراں، مسیح زماں اور مثیلِ مسیح بن مریم ہونے کے دعوے کئے۔
- 1885 کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعے کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ وہ اللہ کی طرف سے مجدد مقرر کر دیا گیا ہے، تمام اہلِ اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے
- 1888 میں با قاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر کے مرید سازی کی گئی۔

1890 میں پوری امت کے متفقہ عقیدہ ''حیاتِ مسیح'' کا کھلا انکار کیا اور ''وفاتِ مسیح'' کے موضوع پر ایک مستقل کتاب ''فتح اسلام'' تصنیف کر ڈالی۔

1891 کے آغاز میں ''مہدی موعود'' اور ''مسیح موعود'' ہونے کا اشتہار شائع کیا۔

ابھی تک مرزا قادیان ''ختم نبوۃ'' کا قائل اور معتقد تھا۔ چنانچہ اس دور تک کی تصانیف میں صراحۃً یہ تحریر اور تسلیم کرتا رہا کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرنے والا کافر ہے۔ (بعض قادیانیوں سے جب کوئی جواب نہ بن پڑتا تو منافقت سے کام لیتے ہوئے مرزا کی اس دور کی لکھی ہوئی کتابیں دکھا کر کہتے ہیں کہ ہم تو ختم نبوت کو مانتے ہیں)

اس کے بعد مرتبۂ نبوت کی طرف پیش قدمی کی اور دبے دبے لفظوں میں اپنی نبوت و رسالت کا اظہار شروع کیا مگر اپنی ذات پر نبی یا رسول کا لفظ صراحۃً اطلاق کیے جانے سے معذرت و گریز کرتا رہا۔

1900 میں قادیان کی جامع مسجد کے قادیانی خطیب مولوی عبدالکریم نے مرزا کے سامنے مرزا کو بار بار صریح الفاظ میں نبی اور رسول کہا، اور مرزا نے تردید کی بجائے اس کی برملا تائید کی۔

1901 میں مرزا نے اپنی زبانی بالآخر کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا

1901 ہی میں گروہ مبایعین کا ملتِ اسلامیہ سے جدا ہو کر ایک علیحدہ نام ''فرقۂ احمدیہ'' رکھا۔

1904 میں ہندوؤں کو بیوقوف بنانے کے لئے مرزا نے ''شری کرشن جی'' (پرمیشر کا اوتار) **''رودر گوپال''، ''برہمی اوتار'' اور ''آریوں کا بادشاہ''** ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔

1908 میں آخر کار مرزا، 26 مئی کو صبح سوا دس بجے علمائے حقہ (حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ) کی پیشن گوئی کے مطابق ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہو کر بعمر 68-69 سال برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں بیت الخلاء (ٹوائلٹ, Toilet) کے اندر ہی فوت ہوگیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کا نبی وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی وفات ہو'' (اس کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ) مرزا جی کے پیروکار انہیں بیت الخلاء (ٹوائلٹ-Toilet) میں دفن کرنے کی بجائے وہاں سے نکال کر بذریعۂ ریل گاڑی قادیان لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت، مذہب اور تعلیم قادیانی دھرم کے چند نمونے

اللہ تعالیٰ کی توہین، خدا ہونے کا دعویٰ:

مرزا جی لکھتے ہیں: ''میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں---سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا''۔

(کتاب البریہ ص 79-78، آئینہ کمالاتِ اسلام ص 565-564)

خدا ہونے کا دعویٰ:

مرزا جی کے خدا نے انہیں وحی بھیجی کہ:

(۱)..... اَنْتَ مِنْ مَّاءِ نَا-تو ہمارے پانی سے ہے'' (اربعین 2، ص 39، اربعین 3 ص 41)

(۲) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ، تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔ (حقیقۃ الوحی-ص 86)

(۳) اِسْمَعْ وَلَدِیْ، اے میرے بیٹے سن۔ (البشریٰ ص 49/1)

خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ (معاذ اللہ)

بقول مرزا جی، خدا نے کہا!'' (اے مرزا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں-- گویا آسمان سے خدا اترے گا'' (حقیقۃ الوحی ص 95- ازالۂ اوہام سائز کلاں 1 ص 69)

مرزا جی کی نسوانیت (حیض و حمل و ولادت)

(۱) مرزا جی کے بقول خدا نے ان سے کہا: ''یا بو الٰہی بخش، چاہتا ہے کہ تیرا حیض

دیکھے---- اور تجھ میں حیض نہیں (رہا) بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے، جو بمنزلہ اطفال اللہ (خدا کی اولاد) ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی، ص143-اربعین4، ص19)

(۲) مرزا جی لکھتے ہیں: "خدا نے میرا نام مریم رکھا، پھر دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی، تو عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ (پھونکی گئی) کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور کئی مہینے کے بعد جو دس سے زیادہ نہیں، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا"

(ملخصاً، کشتی نوح، ص46-47)

خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ (معاذ اللہ)

قاضی یار محمد قادیانی لکھتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے" (یعنی خدا نے مرزا جی سے وہ فعل کیا جو مرد عورت سے کرتا ہے (معاذ اللہ)

(ٹریکٹ:34 اسلامی قربانی، ص12)

خدا کی مانند:۔

مرزا جی کہتے ہیں: "دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں میکائیل کا لفظی معنیٰ "خدا کی مانند" کے ہیں" (اربعین 3، ص31)

قرآن کی توہین (اپنی وحی پر قرآن جیسا ایمان)

مرزا جی لکھتے ہیں: "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر" (اربعین 4 ص25)

قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں:۔

مرزا جی کہتے ہیں:

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں" (حقیقۃ الوحی، ص84)

قادیان کا نام قرآن میں:۔

مرزا جی کہتے ہیں: "ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ، مدینہ اور قادیان" (ازالہ اوہام 34/1 مطبوعہ 1929)

اِنَّا اَنۡزَلۡنَاہُ قَرِیۡبًا مِّنَ الۡقَادِیَانۡ :۔

مرزا قادیان جی لکھتے ہیں: اِنَّا اَنۡزَلۡنَاہُ قَرِیۡبًا مِّنَ الۡقَادِیَانۡ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے (ازالہ اوہام 1، 34)

نوٹ: کوئی مرزائی ہمت کر کے قادیان کا نام اور مرزا جی کی گھڑی ہوئی آیتِ بالا قرآن مجید میں سے نکال کر دکھائے، تو سمجھیں کہ مرزا جی کی دریافت صحیح و سچی ہے، ورنہ پڑھیے!

لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ

قرآن کے الفاظ میں تحریف:۔

مرزا قادیانی کی تحریف کردہ صرف دو آیات:

(۱) وہ (خدا) فرماتا ہے، یَوۡمَ یَاتِیۡ رَبُّکَ فِیۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَام

(حقیقۃ الوحی، ص154 سطر 9 طبع 1934)

(۲) اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا وَّیَجۡعَلۡ لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ"

(دافع الوساوس، ص177، سطر 4.3 5)

چیلنج:

قادیانی، ربوی، لاہوری یعنی تمام مرزائی اکٹھے ہوکر زور لگائیں اور اپنے کذاب نبی کی بتائی ہوئی یہ دو آیتیں انہی الفاظ اور اسی ترتیب کے ساتھ قرآن مجید سے نکال کر دکھادیں تو ایک لاکھ روپیہ نقد انعام لیں، ورنہ ''لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ'' پڑھ کر جھوٹوں کے پلندے ''قادیانی دھرم'' سے توبہ کرلیں۔

پیغمبر اسلام کی توہین، محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ

مرزا جی لکھتے ہیں: ۔

یہ وحی اللہ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

''اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی'' (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۹)

شان لولاک پر قبضہ:۔

بقول مرزا جی خدا نے کہا:۔ ''لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ''

''(اے مرزا) اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا'' (حقیقۃ الوحی، ص ۹۹)

یٰس کا خطاب؟

مرزا جی کو وحی بھیجی گئی:۔ ''یٰسٓ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ''

''اے سردار (مرزا) تو خدا کا مرسل ہے'' (حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۷)

مالکِ کوثر:۔

مرزا جی کے ملہم نے ان کو وحی کی کہ:

اے مرزا! اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ''بیشک ہم نے تجھے کوثر دیا''

(حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۲)

شبِ اسریٰ کے دولہا:۔

مرزا جی کے پاس وحی آئی!

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا

''وہ پاک ذات وہی ہے جس نے ایک رات میں تجھے (مرزا کو) سیر کرادیا''

(حقیقۃ الوحی، ص ۷۸)

رحمۃ للعالمین ہونے کا دعویٰ:۔

مرزا جی اپنی وحی لکھتے ہیں: ''وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ''

اور ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، ص ۸۲)

پیغمبر اسلام کے معجزے تین ہزار مگر مرزا جی کے تین لاکھ۔؟:۔

مرزا جی رقمطراز ہیں:

''تین ہزار معجزات ہمارے نبی (ﷺ) سے ظہور میں آئے'' (تحفہ گولڑویہ، ص ۶۴-۶۳)

جب کہ خود اپنے لئے مرزا صاحب کہتے ہیں :۔

''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان (معجزے) ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں'' (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص ۶۸)

ہر قادیانی محمد (ﷺ) سے بھی بڑھ سکتا ہے (العیاذ باللہ):۔

مرزا محمود ولد مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل سکتا ہے''

(اخبار الفضل، قادیان ۱۹۲۲-۷-۱۷ ڈائری مرزا محمود، ماخوذ از قادیانی امت، ص ۱۹)

روضہ نبوی کی گستاخی:۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''خداتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ (قبر نبوی) تجویز کی جو نہایت متعفن (بدبودار) اور تنگ وتاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی'' (نعوذ باللہ) (حاشیہ تحفہ گولڑویہ، ص ۱۱۲)

پیغمبر اسلام کی پیشن گوئیاں غلط:

بقول مرزاجی: ''حضرت محمد ﷺ کی پیشین گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابن مریم پر دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج وغیرہ کی حقیقت بھی ظاہر نہ ہوئی''

(ملخصاً، ازالہ اوہام ۲/۲۸۲-۲۸۱)

تمام پیغمبروں کی توہین، مرزا تمام انبیاء کا مجموعہ:۔

مرزاجی لکھتے ہیں: ''دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراھیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ میں محمد ﷺ ہوں''

(تتمہ حقیقۃ الوحی، ص ۸۵-۸۴)

ہزار نبیوں سے بڑھ کر:

مرزاجی کہتے ہیں: ''خداتعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزاروں نبیوں پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہوسکتی ہے'' (چشمہ رحمت، ص ۳۱۷)

سب سے اونچا تخت:۔

بقول مرزا کہ خدا نے اس سے کہا: ''آسمان سے کئی تخت (نبوت کے) اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا'' (حقیقۃ الوحی، ص ۸۹)

چار سو پیغمبر جھوٹے نکلے (معاذ اللہ):۔

مرزاجی لکھتے ہیں کہ: ''چار سو نبی نے پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، ناپاک روح کی طرف سے الہام کو ان نبیوں نے دھوکہ کھا کر (الہام) ربانی سمجھ لیا تھا''

(ملخصاً، ازالہ اوہام، ص ۲/ ۲۵۸-۲۵۷)

نوح علیہ السلام کی توہین:۔

مرزاجی کہتے ہیں:

''خداتعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے'' (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص ۱۳۷)

معجزے نہیں مسمریزم

مرزاجی لکھتے ہیں!

(۱) ''قرآن میں جو بنو اسرائیل کی گائے زندہ کرنے سے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ذکر کیا گیا ہے، درحقیقت وہ مسمریزم کا عمل تھا'' (ملخصاً، ازالہ اوہام ۲/۳۰۶-۳۰۵)

(۲) ''ابراھیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہوجانے کا معجزہ بھی درست نہیں، بلکہ وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا'' (ملخصاً ازالہ اوہام ۲/۳۰۶)

(۳) قرآن میں جہاں جہاں مردے زندہ کرنے کے معجزات کا ذکر ہے وہ بھی درست نہیں بلکہ مسمریزم کا عمل ہے۔ (ملخصاً ازالہ اوہام ۲/۳۰۶-۳۰۵)

(۴) ''عیسیٰ علیہ السلام اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے'' (ازالہ اوہام ۱/۱۲۹)

(۵) آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) مٹی کے پرندوں کو پھونک مار کر زندہ کر کے ہوا میں اڑا دینا، جو قرآن میں مذکور ہے، صحیح نہیں۔ درحقیقت وہ کھلونے تھے جو کل یا چابی لگانے سے ذرا سا اڑنے لگتے ہیں۔ (ملخصاً ازالہ اوہام ۱/۱۲۷)

(۶) مردے زندہ کرنے، اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرنے کے آپ کے معجزے نہ تھے بلکہ

مسمریزم کا کرشمہ تھے۔(ملخصاً، ازالۂ اوہام ۱/ ۱۲۸-۱۳۰)

(۷) حق بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔(ضمیمۂ انجام آتھم، ص۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:۔

مرزا جی لکھتے ہیں: ”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے، مگر جو میرے ہاتھ سے جام پیئے گا وہ ہرگز نہیں مرے گا۔“

(ازالۂ اوہام ۱/۲)

ابن مریم سے بہتر ہونے کا دعویٰ:

”ابن مریم کا ذکر چھوڑو! اس سے بہتر غلام احمد ہے“ (دافع البلا، ص۲۰)

عیسیٰ علیہ السلام پر شرابی ہونے کی تہمت: (معاذ اللہ)

”عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے“ (حاشیہ کشتی نوح، ص۶۵،)

آپ مرگی کے سبب پاگل ہو گئے تھے۔؟ (معاذ اللہ)

”یسوع، درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا“ (معاذ اللہ)

(حاشیہ ست بچن، ص۱۵۹،)

آپ کی زیادہ پیشگوئیاں غلط نکلیں:

جس قدر مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں، اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں (ازالہ اوہام ۱/ ۶-۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غلیظ گالیاں:

”(۱) نادان اسرائیلی (۲) شریر مکار (۳) موٹی عقل والا (۴) جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح (۵) گالیاں دینے والا (۶) بدزبان (۷) جھوٹ بولنے والا (۸) چوری کرنے والا (۹) علمی و عملی قویٰ میں کچے (۱۰) آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے کچھ نہ تھا (ملخصاً ضمیمہ انجام آتھم، ص۴-۷) (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

(۱۱) مرزا جی لکھتے ہیں: ”یسوع (علیہ السلام) اسی لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے“ (معاذ اللہ) (حاشیہ ست بچن، ص۱۶۰،)

(۱۲) مرزا جی لکھتے ہیں: ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پہ اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے“ (معاذ اللہ) (ضمیمۂ انجام آتھم، ص۷)

کشلیا کا بیٹا ناف سے دس انگل نیچے:

مرزا جی کشلیا کے بیٹے کی نشاندہی کرتے ہیں:

”اندر آریوں کا پرمیشر کشلیا کا بیٹا ہے اور...... پرمیشر ناف سے دس انگل نیچے ہے، سمجھنے والے سمجھ لیں“ (چشمہ معرفت، ص۱۰۶)

(۱۳) اب مرزا جی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کشلیا کے بیٹے سے کمتر ہونے کی گالی دیتے ہیں کہ:

”مریم کا بیٹا (عیسیٰ علیہ السلام) کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت (زیادہ مرتبہ) نہیں رکھتا“ (انجام آتھم، ص۴۱)

قارئین!

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خود اپنی کتابوں سے اس کے ”قادیانی دھرم“ کا ایک ایمان سوز، باطل افروز مختصر نمونہ، جس کے کسی ایک فقرے کا بھی اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس کے باوجود ہٹ دھرمی دیکھئے! ان پلید اور ملعون قادیانیوں کی، کہ ان گندے عقیدوں کو تسلیم نہ کرنے کی بنا پر وہ مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں۔؟

مسلمانوں کی توہین کہ مسلمان کافر ہیں

مرزا جی کہتے ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں، کافر ہے'' (ملخصاً حقیقۃ الوحی، ص ۱۶۳)

مرزا جی کے فرزند و خلیفۂ دوم میاں بشیر الدین محمود لکھتے ہیں:

''ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدی کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں''

(انوار خلافت، ص ۹۰)

مسلمانوں سے رشتۂ نکاح حرام:

یہی میاں صاحب فرماتے ہیں: ''جو لوگ (قادیانی) غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو لڑکی دے دیں تو وہ اپنے اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں تو ان کا جنازہ جائز نہیں''

(اخبار الفضل، ۱۹۲۶-۴-۱۳)

مسلمانوں کا جنازہ حرام:

(۱) مرزا نے اپنے بیٹے مرزا فضل احمد کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھا یا کہ وہ غیر احمدی (مسلمان) تھا

(اخبار الفضل ۱۹۳۱/۱۲/۱۵)

(۲) جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھایا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہوتا ہے، اسی طرح ایک غیر احمدی (مسلمان) کے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا سکتا'' (اخبار الفضل ۱۹۲۲-۱۰-۲۳)

اسی لئے چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی نے وزیر مملکت ہوتے ہوئے بھی بانی پاکستان قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف:

میاں بشیر الدین لکھتے ہیں: ''یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند دیگر مسائل میں ہے، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی

ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ہر چیز میں ان (مسلمانوں) سے اختلاف۔ (اخبار الفضل ۱۹۳۱ء-۷-۳۰)

قادیانی غالب آگئے تو مسلمانوں کی حیثیت چوہڑے چمار کی ہوگی:

خلیفۂ دوم قادیانی نے اپنی تقریر میں کہا! ''(جب ہم دنیا پر غالب آجائیں گے تو) جو لوگ (قادیانیت سے) باہر رہیں گے ان کی حیثیت ایسی ہوگی جیسی کہ موجودہ زمانہ میں چوہڑوں اور چماروں کی ہے''

(ملخصاً الفضل ۱۹۳۳-۱-۲۹)

جو مسلمان قادیانی نہ بنیں

مرزا کا الہام: (۱) جو شخص تیری پیروی نہیں کرے وہ جہنمی ہے'' (تبلیغ رسالت ۹/۲۷)

(۲) اس (مرزا) کا دشمن جہنمی ہے'' (انجام آتھم، ص ۶۲)

مسلمانوں کو سڑی ہوئی گالیاں:۔

مرزا جی لکھتے ہیں:

(۱) (میری) ان کتابوں کی ہر شخص تصدیق کرتا ہے، سوا کنجریوں کی اولاد کے۔

(دافع الوساوس، ص ۵۴۷)

(۲) میرا منکر ولد الحلال نہیں، کنجریوں کی اولاد اور دجال کی نسل سے ہے (نور الحق، ص ۱۲۳)

(۳) یہ لوگ (مسلمان) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں،

(ضمیمہ انجام آتھم، ص ۲۵)

(۴) ان کی ناک کٹ جائے گی اور ذات کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں پر بندروں، سوروں کی طرح کر دیں گے۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۵۳)

(۵) جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا، سو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (نور الاسلام، ص ۳۰)

(۶) میرے مخالف (مسلمان) جنگلوں کے سور ہو گئے اوران کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔
(نجم الھدیٰ، ص ۱۵)

اپنے بارے میں مرزا جی بقلم خود ہیں کہ:

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے ! نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت ، اور انسانوں کی عار

❀❀❀
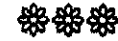
(نوٹ: اس مضمون میں کچھ الفاظ یقیناً آپ کی طبیعت پر ناگوار گزرے ہوں گے، لیکن قادیانیوں کے گندے خیالات اور عقائد آپ تک پہنچانے کے لئے ان کا لکھنا ضروری تھا، جیسے نقل کفر کفر نباشد کے تحت من وعن لکھا گیا)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر ومختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت:۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ وناظرہ:۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ وناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب وکیسٹ لائبریری:۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے ، رافضی ہوئے ، نیچری ہوئے ، قادیانی ہوئے ، چکڑالوی ہوئے ، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے ، ان سے تابعین روشن ہوئے ، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)